یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں بحری حیوانات، پرندوں اور حشرات کے احکام حلت وحرمت کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of Judaism, Christianity and Islam regarding Ḥalāl and Ḥarām of Marine Animals, Insects and Birds

* عظمیٰ صدیق ** ڈاکٹر عرفان اللہ

Abstract

Almighty Allah does not leave a person free that he do what he wants like animals, but Almighty Allah made some rules for human which must be followed and obeyed by the man. In the same way some rules are declared for eating and gives permission for eating Ḥalal and forbid Ḥaram. No one religious in the world permission its followers to eat everything whether it is a Divine religious or non-Divine. Things which are useful for human are declared as ḥalal and things which are harmful are declared as ḥaram whether those things are related to sea food, birds, animals, insects or anything else. In this article, it is tried to compare the rules for the Ḥilat- o- Ḥurmat of these things and to describe the similarity and differences of three main religions Islam, Christianity and Judaism.

Keywords: *Islam, Christianity, Judaism, Ḥalal, Ḥaram, Sea food, Birds, Animals.*

* ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و مطالعہ مذاہب، جامعہ ہزارہ، مانسہرہ

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی غذا کا خصوصی طور پر خیال رکھا ہے وہ غذا خواہ پھلوں کی شکل میں ہو یا لحمیات کی شکل میں ہو کیونکہ انسانی جسم میں پروٹین کی کمی کو لحمیات کی وجہ سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ان لحمیات کو اللہ تعالیٰ نے حلال حیوانات کے ذریعے پورا کردیا اور وہ حیوانات جس طرح بَرّی اور بحری ہیں اسی طرح پرندوں کو پیدا فرما کر ان لحمیات کی کمی کو پورا کردیا۔اس کے ساتھ ساتھ حشرات کو بھی پیدا فرما کر اس میں کچھ کو تو حلال کردیا اور باقی کو حرام کردیا اگرچہ ان حشرات میں کچھ ایسے ہیں جو انسان کے لئے مضر ہیں لیکن بعض انسان کے لئے فائدہ مند بھی ہیں۔جس طرح اسلام نے ان پرندوں اور حشرات میں حلال و حرام کی تمیز رکھی ہے اسی طرح اور مذاہب میں بھی حلت و حرمت کا خیال رکھا گیا ہے اور خاص کر یہودیت وعیسائیت میں بھی اس کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

حلال کی تعریف:

مباح، غیر ممنوع اور جس کے کرنے کی شارع نے اجازت دی ہو[1]۔

حرام کی تعریف:

حرام وہ ہے جس کی شارع نے قطعی طور پر ممانعت کی ہو اور جس کی خلاف ورزی کرنے والا آخرت میں سزا کا مستحق ہو اور بعض صورتوں میں دنیا میں بھی اس کے لئے سزا ہو[2]۔

مکروہ کی تعریف:

مکروہ وہ ہے جس سے شارع نے روکا ہو لیکن سختی کے ساتھ اس کی ممانعت نہ کی ہو۔یہ درجہ میں حرام سے کم تر ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا اس سزا کا مستحق نہیں ہوتا جس سزا کا مستحق حرام کا ارتکاب کرنے والا ہوتا ہے۔البتہ اس کی مسلسل خلاف ورزی اور بے وقعتی کرنے پر حرام کی سزا کا مستحق ہو جاتا ہے[3]۔

فلسفہ حلال وحرام:

اسلام نے انسان کو بے لگام نہیں چھوڑا کہ بکری کا گوشت بھی کھائے اور خنزیر کا بھی، دودھ بھی پیئے اور شراب بھی۔ اگر ایک آدمی بکری ذبح کرتے وقت بسم اللہِ، اللہ اکبر کہتا ہے تو بکری حلال ہے لیکن دوسرا آدمی ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا بلکہ لات و منات یا کسی بزرگ کا نام لیتا ہے تو یہ حلال جانور ما اھل لغیر اللہ میں داخل ہو جائے گا۔ تو ایک بکری حلال ہو گئی اور دوسری حرام حالانکہ بظاہر دونوں بکریاں ایک جیسی ہیں، ایک ہی گوشت ہے[4]۔

حرام خوری کا عبادت و اخلاق پر اثر:

حلال و حرام کی تمیز و تعلیم اس لئے ضروری ہے کہ انسان کی نشوونما میں اور ساتھ ہی جسم کی بناوٹ اور تشکیل و تحلیل میں خوراک کا بنیادی اثر ہوتا ہے۔ خوراک سے انسان کا جسم بنتا ہے اور پھر اس کے اثرات اخلاق پر مرتب ہوتے ہیں۔ وہ اخلاق پھر صحیح عبادات و اعمال تک رسائی کا ذریعہ اور وسیلہ بنتے ہیں۔ پس اگر اس نے خراب، ناجائز اور حرام خوراک کھائی تو اس کا جسم بالکل ناکارہ اور خراب بن گیا کیونکہ نجس اور خراب اشیاء کے ذریعے اس کی تربیت اور افزائش کی گئی، اس سے اب اخلاق قبیحہ اور اخلاق رذیلہ ظاہر ہوں گے اور جب اس جسم سے اعمال برآمد ہوں گے تو وہ بھی متاثر ہوں گے[5]۔

یہودیت و عیسائیت میں بحری حیوانات کی حلت و حرمت:

بائبل حلال و حرام کو کچھ اس طرح بیان کرتا ہے:

"اگر پانی کا جانور ہے اور اس کے جسم پر پَر اور چھلکے ہیں تو اس جانور کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر جانور سمندر یا دریا میں رہتا ہے اور اس کے پَر اور چھلکے دونوں نہ ہوں تو اس جانور کو تمہیں نہیں کھانا چاہئے۔ وہ گندے جانوروں میں سے مانے جاتے ہیں۔ اس جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔ اس کے مردہ جسم کو بھی نہیں چھونا چاہئے۔ پانی کے ہر اس جانور کو جس کے پَر اور چھلکے نہیں ہوتے ہیں تمہارے لئے نفرت انگیز ہے"[6]۔

دوسری جگہ پر اس طرح آیا ہے: "سمندری مرغ، سمندری کاغ، پانی کی مرغی، مچھلی کھانے والے پلیکن، سمندری گدھ، مگرمچھ"[7]۔

ایک اور جگہ پر اس طرح کے الفاظ ہیں: " تم ایسی کوئی بھی مچھلی کھا سکتے ہو جس کے پَر اور چھلکے ہوں۔ لیکن پانی میں رہنے والے کسی ایسے مخلوق کو نہ کھاؤ جس کے پَر اور چھلکے نہ ہوں۔ یہ تمہارے لئے پاک غذا نہیں ہے۔ سمندری باز، سمندری بطخ، دریائی مرغ"[8]۔

بائبل کی ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ سمندر کے وہ تمام حیوانات حرام ہیں جن کے پَر اور چھلکے نہ ہوں اور جس سمندری حیوان کے پَر اور چھلکے ہوں تو وہ حلال ہیں۔ان چیزوں کی مزید تشریح کے لئے بائبل میں کچھ حیوانات کی تصریح بھی کی گئی ہے جو حرام ہیں مثلاً سمندری مرغ، سمندری کاغ، پانی کی مرغی، سمندری گدھ، سمندری بطخ اور مگرمچھ۔

اسلام میں بحری حلال و حرام کا بیان:

قرآن میں بحری حلت و حرمت کے بارے میں ایک عمومی حکم وارد ہوا ہے اور پھر اس میں نبی کریم ﷺ اور فقہ کے ذریعے تخصیصات کی گئی ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُه[9]۔

"تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا طعام حلال کیا گیا ہے"۔

اور طعام سے مراد تمام دریائی جانور ہیں۔ لیکن یہ تو ظاہر سی بات ہے کہ اسلام میں تمام دریائی جانور مراد نہیں ہیں اس لئے حدیث میں اس کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ارشاد نبویؐ ہے:

احلت لنا الميتتان والدمان، السمک والجراد والکبد والطحال[10]۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے دو مردار حلال کر دیئے ہیں یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون حلال کر دیئے ہیں یعنی جگر اور تلی۔

اب اس تفصیل کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں صرف مچھلی بمعہ تمام اقسام کے حلال ہیں لیکن اب مچھلی کے اقسام کیا ہیں اور کن دریائی حیوانات پر اس کا اطلاق ہوتا ہے تو اس بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک تمام دریائی جانوروں پر سمک کا اطلاق ہوتا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: احل لكم صيد البحر وَطَعَامُه ۔"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا ہے"۔اور بعام سے مراد تمام دریائی جانور ہیں۔

امام مالکؒ بھی تمام دریائی جانوروں کو سمک کہتے ہیں مگر خنزیر الماء، کلب الماء اور دریائی انسان کو حرام قرار دیتے ہیں۔

احناف کے نزدیک سمک کا اطلاق صرف اور صرف مچھلی پر ہوتا ہے۔احناف کی دلیل یہ ہے کہ ارشاد باری ہے: ويحرم عليهم الخبائث[11]۔اور مچھلی کے سوا تمام دریائی جانور خبیث ہیں۔اور دوسری دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسی دوائی کے کھانے سے منع فرمایا ہے جس میں مینڈک ملا ہوا ہو اور کیکڑے کی بیع سے منع کیا ہے[12]۔

اسلام میں دریائی جانوروں کی حلت و حرمت کے لئے ایک اور قانون بھی ہے اور وہ یہ کہ ایسے دریائی جانور جو خباثت یعنی گندگی نہ کھاتا ہو اور جس طرح خشکی کے جانوروں کے کچلی کے دانت ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دوسرے جانوروں کا چیر پھاڑ کرتے ہیں اسی طرح دریائی جانوروں میں وہ جانور جس کے کچلی کے دانت ہوں اور وہ دوسرے دریائی جانوروں کا چیر پھاڑ کرتے ہوں تو وہ بھی حرام ہیں اور وہ سمک (مچھلی) کی تعریف میں داخل نہیں ہیں۔ جیسے کہ مگرمچھ[13]۔

تقابل:

1: اگرچہ بائبل نے دریائی حیوانات کے حلال و حرام کے لئے ایک فارمولا دیا ہوا ہے کہ جس کے پَر اور چھلکے ہوں تو اس کو کھایا جا سکتا ہے اور جس کے پَر اور چھلکے نہ ہوں

تو وہ حرام ہیں لیکن ایک بات اس میں یہ بھی بیان کی ہے کہ اس کو چھونا بھی نہیں چاہیے حالانکہ اسلام میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے کیونکہ اگر ایک چیز حرام ہے تو اس کے چھونے سے کوئی انسان نجس نہیں ہوتا جب تک اس پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو یا اس نے کسی برتن یا پانی وغیرہ میں اپنا منہ داخل نہ کیا ہو۔

2: سمندری مرغ، سمندری کاغ، پانی کی مرغی، سمندری گدھ اور سمندری بطخ یہ ایسے دریائی جانور ہیں جو بائبل کی بیان کے مطابق حرام ہیں لیکن یہی جانور جو خشکی میں رہتے ہیں تو وہ حلال ہیں اگرچہ بائبل میں اس کی حلت کا تذکرہ نہیں ملتا لیکن چونکہ بائبل نے پرندوں میں سے حرام کے نام گنوائے ہیں اور ان کے علاوہ جو پرندے ہیں وہ حلال ہیں تو ظاہر سی بات ہے کہ خشکی والا مرغ اور بطخ بھی حلال ہیں لیکن اس بات کی کوئی تصدیق نہیں ہے کہ یہی جانور جو خشکی والے ہیں وہ تو حلال ہیں لیکن سمندری کیوں حرام ہیں اس کا کچھ پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی اس کی کوئی وجہ بیان کی گئی ہے جب کہ اسلام میں یہ تمام جانور حلال ہیں ماسوائے سمندری گدھ اور سمندری کاغ کے۔ اور یہ حلال اس وجہ سے ہیں کیونکہ خشکی میں بھی یہی جانور یعنی مرغ اور بطخ حلال ہیں تو جب خشکی والے حلال ہیں تو پھر سمندری کیوں حرام ہو۔

یہی ایک فرق ہے کہ اسلامی تعلیمات میں حلال و حرام کی وجہ اور حکمت بھی بیان کی جاتی ہے لیکن دوسرے مذاہب میں اس کی کوئی تفصیل نہیں ہوتی۔

3: بائبل میں تو یہ تفصیل بتادی گئی ہے کہ سمندری وہ جانور حلال ہیں جس کے پَر اور چھلکے ہوں لیکن اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ آیا ان جانوروں کو پکڑ کر ان کو ذبح کیا جائے گا یا ان کو بغیر ذبح کے کھایا جائے گا۔ جہاں تک اسلام کی بات ہے تو اسلام نے تو اس کی وضاحت کر دی ہے کہ ان جانوروں کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ ارشاد نبویؐ ہے:

احلت لنا الميتتان والدمان، السمک والجراد والكبد والطحال[14]۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے دو مردار حلال کر دیئے ہیں یعنی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون حلال کر دیئے ہیں یعنی جگر اور تلی۔

4: ایک اور چیز جو بہت اہم ہے خاص کر حلت و حرمت کے حوالے سے اور وہ یہ ہے کہ اگر حلال دریائی جانوروں میں کوئی جانور خود بخود یعنی طبعی موت مر جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ آیا اس کو حلال تصور کیا جائے گا یا حرام؟

اس بارے میں بائبل میں کوئی واضح یا مخفی حکم نہیں ملتا جب کہ اسلام میں جس طرح صرف سمک (مچھلی) ہی حلال ہے تو اگر کوئی سمک طبعی موت مر جائے تو اس کو سمک طافی کہا جاتا ہے اور اس کو حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے طافی جانوروں (دریا کی پھینکی ہوئی) سے منع فرمایا ہے[15]۔

یہودیت و عیسائیت میں پرندوں کی حلت و حرمت:

بائبل میں پرندوں کے حوالے سے حلال و حرام کی تفصیل کچھ اس طرح سے بیان ہوئی ہے:

"تمہیں نفرت انگیز جانوروں کو بھی نہیں کھانا چاہئے جیسے: عقاب، گدھ اور شکاری چڑئیں، چیل، اور تمام طرح کے عقاب، تمام قسم کے کالے پرندے، شتر مرغ، اُلو، ہدہد اور چمگادڑ"[16]۔

بائبل میں دوسری جگہ پر اس طرح وارد ہے:

"تم کسی پاک پرندہ کو کھا سکتے ہو۔ لیکن ان پرندوں میں سے کسی کو نہ کھاؤ: عقاب، کسی بھی قسم کے گدھ، باز، لال چیل، سمندری باز،
کسی بھی قسم کا چیل، کسی بھی قسم کا کوّا، شاخ والا الو، چیخنے والا الوّ، سمندری بطخ، کسی بھی قسم کی شاہین، چھوٹا الو، بڑا الو، سفید الوّ، ریگستانی الوّ، شتر مرغ، دریائی مرغ، لق لق، کسی بھی قسم کا بگلا، ہدہد یا چمگادڑ۔ لیکن تم کسی پاک پَر والے پرندے کھا سکتے ہو"[17]۔

قرآن میں پاکیزہ چیزوں کے کھانے کا حکم دیا گیا ہے اور حرام چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ کے حوالے سے اللہ بیان فرماتے ہیں:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ[18]۔

ترجمہ: کہ وہ (نبی کریم ﷺ) ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرے گا اور خبیث چیزیں ان کے لئے حرام کرے گا"۔

حلال و حرام کے بارے میں اصول نبی کریم ﷺ نے اپنے اس حدیث میں بیان کی ہے۔ارشاد نبویؐ ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ[19]۔

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور ہر ایک پنجہ (سے کھانے) والے پرندے سے منع فرمایا"۔

ایک اور حدیث میں کچھ پرندوں کی نبی کریم ﷺ نے وضاحت بھی کردی کہ یہ حرام ہیں اور ان کو حرم میں بھی قتل کردینا جائز ہے۔

عن عروة عن عائشة انّ رسول اللهﷺ قال: خمس من الدّوابّ كلّهنّ فاسق يقتلن فى الحرم، الغرابُ والحِداةُ والعقرب والفارة والكلب العقور[20].

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور بدذات ہیں ان کو حرم میں بھی مار ڈالنا چاہیئے۔کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا''۔

ادیان ثلثہ کا تقابل:

بائبل میں جن پرندوں کے نام گنوا کر ان کو حرام قرار دیا گیا ہے تو وہی پرندے اسلام میں بھی حرام ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے ماسوائے دریائی مرغ کے کہ بائبل میں اس کی حرمت کی کوئی تصریح نہیں کی گئی ہے کیونکہ جو وجہ حرمت کی ہے وہ یا تو یہ ہے کہ وہ دوسرے پرندوں کا شکار کرتا ہو یا خبیث چیزوں کو کھاتا ہو اور سمندری مرغ اور بطخ

کے بارے میں اس طرح کی کوئی تصریح نہیں ملتی لیکن اسلام میں مرغ اور بطخ جس طرح خشکی والا حلال ہے اسی طرح تری والا بھی حلال ہے۔ باقی پرندے یعنی باز، چیل، کوّا اور الّو وغیرہ تو جس طرح یہودیت اور عیسائیت میں حرام ہیں بالکل بعینہ اسی طرح اسلام میں بھی حرام ہیں۔

بطخ کی حلت اس طرح بیان ہوئی ہے: بڑی بطخ اور چھوٹی بطخ دونوں کا کھانا حلال ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ کا اس کی حلت پر اجماع ہے اور جیسے کہ مسند احمد کی اس روایت سے بھی اس کی حلت کا پتہ چلتا ہے۔ عبداللہ بن زریرؒ کہتے ہیں کہ میں نحر کے دن علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا تو ہمارے پاس چھڑ کا ہوا گوشت لایا گیا۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ٹھیک معاملہ فرمائے اگر ہمارے پاس بڑی بطخ کا گوشت لایا جاتا تو زیادہ بہتر تھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں زیادہ خیر رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے ابن زریر! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ کسی بھی خلیفہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے مال میں سے ماسوائے دو پیالوں کے جائز نہیں۔ ایک پیالہ وہ جس کو وہ کھائے اور دوسرا وہ جو لوگوں کے سامنے رکھ دیا جائے[21]۔

مرغ اور مرغی کی حلت کے بارے میں اس طرح سے حدیث میں تصریح آئی ہے: عَنْ أَبِي مُوسَى، يَعْنِي الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ دَجَاجًا[22]۔

"ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا"۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ حدیث میں مرغ کی ایک انوکھی فضیلت بیان ہوئی ہے: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لاَ تَسُبُّوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلاَةِ[23]۔

ترجمہ: حضرت خالد جہنیر ضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرغ کو گالی مت دیا کرو کیونکہ یہ نماز کے لئے جگاتا ہے"۔

اسلام نے جن جانوروں کو حرام قرار دیا ہے تو وہ یا تو اس وجہ سے حرام ہیں کہ وہ مرادر کھاتے ہیں اور یا اس وجہ سے کہ وہ دوسرے پرندوں کا چیر پھاڑ کرتے ہیں لیکن بائبل میں اس حوالے سے کوئی تصریح نہیں ہے کہ وہ کیوں حرام ہیں۔

حشرات کے بارے میں بائبل کی تصریحات:

"وہ تمام کیڑے جو اُڑتے ہیں اور تمام جو گھٹنوں کے بل رینگ کر چلتے ہیں گھناؤنے ہیں۔ لیکن وہ کیڑے جو اُڑتے ہیں اور رینگتے ہیں تو صرف اُن کیڑوں کو جو کہ پچھلے ٹانگوں پر کودتے ہیں کھائے جا سکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: ہر قسم کے ٹڈے، جھنگر اور گھاس چٹ کرنے والا۔ لیکن دوسرے تمام وہ کیڑے جن کے پَر ہوں اور جو رینگ بھی سکتے ہیں وہ گھناؤنے ہیں تمہارے لئے ممنوع ہے۔ وہ کیڑے تمہیں شام تک نجس کر دیں گے۔ کوئی بھی شخص جو اس طرح مرے ہوئے کیڑے کو چھوئے گا ناپاک ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص ان مرے ہوئے کیڑوں میں سے کسی کو بھی لے کر چلتا ہے تو اسے اپنے کپڑوں کو دھونا چاہئے۔ وہ شام تک نجس رہے گا[24]۔

ایک اور جگہ پر بائبل میں اس طرح بیان ہوا ہے:

"کترنے والے جانور تمہارے لئے گھناؤنے ہیں۔ وہ یہ ہیں: چھچھوندر، چوہا، سب قسم کے بڑے گرگٹ، چھپکلی، مگرمچھ، ریگستانی رینگنے والے گرگٹ اور رنگ بدلتا گرگٹ۔ یہ رینگنے والے جانور تمہارے لئے گھناؤنے ہیں کوئی آدمی جو اُن مرے ہوئے کو چھوئے گا۔ شام تک نجس رہے گا[25]۔

ایک اور جگہ پر اس طرح سے حرام حشرات کی تفصیل بیان ہوئی ہے:

ہر وہ جانور جو زمین پر رینگتا ہے وہ ان جانوروں میں سے ایک ہے جو تیرے کھانے کے لئے ممانعت ہے۔ تمہیں ایسے کسی بھی جانور کو نہیں کھانا چاہئے جو پیٹ کے بَل رینگتے ہیں یا چاروں پیروں پر چلتے ہیں یا جس کے بہت سے پیر ہیں یہ سب تمہارے لئے نفرت

انگیز ہے۔ انہیں مت کھاؤ! اُن گھناؤنے جانوروں سے خود کو نجس مت بناؤ۔ تمہیں اُن کے ساتھ اپنے کو نجس نہیں بنانا چاہئے۔ کیوں کہ میں تمہارا خداوند خدا ہوں! میں مقدس ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مقدس رہو۔ رینگنے والے ان نفرت انگیز جانوروں کی وجہ سے اپنے آپ کو ناپاک مت بناؤ[26]۔

اسلام میں حشرات کے احکام:

بحر و برّ اور زمین پر رہنے والے جانداروں کی تین اقسام ہیں:

1: مالیس له دم اصلاً: یعنی وہ جاندار جس میں خون بالکل نہیں ہوتا جیسے ٹڈی، بھڑ، مکھی، مکڑی، گبریلا، اور بچھو وغیرہ۔ اسلامی شریعت میں ان سب کا کھانا حرام ہے ماسوائے ٹڈی کے کیونکہ اس کی حلت حدیث میں نبی کریم ﷺ نے بیان کی ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ: أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ، فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَأَمَّا الدَّمَانِ، فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ[27]۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کردیئے گئے ہیں۔ دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون جگر اور تلی ہیں"۔ ان تمام کی حرمت اس وجہ سے ہے کہ یہ تمام خبائث ہیں اور طبیعت ان سے انتہائی نفرت کرتی ہے جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ[28]۔

"کہ وہ (نبی کریم ﷺ) ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرے گا اور خبیث چیزیں ان کے لئے حرام کرے گا"۔

2: ما ليس له دم سائل: جن میں خون موجود ہوتا ہے لیکن بہتا نہیں۔ جیسے سانپ، چھپکلی وغیرہ۔ یہ تمام بھی بالاتفاق حرام ہیں۔

3: ماله دم سائل له نوعان مستانس متوحش: وہ جانور جن میں خون ہوتا ہے وہ دو قسم پر ہیں۔ ایک وہ جو انسانوں کے ساتھ مانوس ہو جاتا ہے اور ایک وہ جو غیر مانوس ہوتا ہے۔ مانوس جانوروں میں بعض کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور بعض کو حلال۔ جن کی تفصیل کتب فقہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

تقابل:

یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں تمام حشرات حرام ہیں ماسوائے ٹڈی کے۔ کہ ٹڈی کو جس طرح اسلام نے حلال ٹھہرایا ہے اسی طرح یہودیت اور عیسائیت میں بھی حلال ہے۔ سانپ، بچھو، چھپکلی، گرگٹ اور تمام پیٹ کے بِل چلنے والے حشرات ادیان ثلثہ میں حرام ہیں۔

مرے ہوئے حرام جانور کا چھونا:

اگرچہ تمام حشرات ادیان ثلثہ میں ماسوائے ٹڈی کے حرام ہیں لیکن بائبل کی تصریح کے مطابق اگر کوئی ان کے مردہ جسم کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ شام تک نجس رہے گا حالانکہ اسلام میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی مردار یا گندی چیز کو ہاتھ بھی لگاتا ہے تو وہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے، شام تک نجس نہیں رہتا۔

خلاصہ البحث:

مذکورہ تقابلی جائزہ سے یہ بات سامنے آگئی ہے کہ یہودیت اور عیسائیت میں بعض احکام ایسے ہیں جن کی اسلام کے نظام حلت وحرمت کے ساتھ کوئی تضاد نہیں ہے جب کہ بعض چیزوں میں خواہ وہ سمندری حیوانات ہیں، حشرات ہیں یا پرندے، اس حوالے سے اسلامی تعلیمات میں اچھی خاصی توسیع پائی جاتی ہے اور انسانوں کے لئے اس میں حرج اور تکلیف نہیں ہے۔ اس کے برعکس اگر یہودیت یا عیسائیت میں کوئی پرندہ یا حشرات میں سے کوئی ناپاک ہے تو اس کو چھونا بھی جائز نہیں اور اس کے چھونے سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے جب کہ اسلام نے اس حوالے سے رخصت اور فراخی دی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] :الجرجانی، علی بن محمد بن علی،التعریفات: 124/1،دار الکتاب العربی۔بیروت، طبع، 1405ھ۔

[2] :ابویحیی، زکریا محمد بن زکریا،الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ: 76/1،دار الفکر المعاصر۔بیروت، طبع، 1411ھ۔

[3] :الجرجانی، علی بن محمد بن علی،التعریفات: 293/1۔

[4] :ابویحیی، زکریا محمد بن زکریا،الحدود الانیقۃ والتعریفات الدقیقۃ: 76/1۔

[5] :ایضاً۔

[6] :کتاب مقدس: احبار1: 10، 11، 12۔

[7] :کتاب مقدس: احبار1: 17، 18، 30۔

[8] :کتاب مقدس: استثناء14: 9، 10، 15، 18۔

[9] :سورۃ المائدۃ: 5/ 96۔

[10] :ابوعبداللہ الشیبانی، احمد بن حنبل، مسند: 97/2، رقم، 5723، باب مسند عمر بن الخطاب، مؤسسۃ قرطبہ۔ قاہرہ۔

[11] :سورۃ الاعراف: 7/ 157۔

[12] :ابوالحسن المرغینانی، علی بن ابی بکر، الہدایۃ شرح البدایۃ: 69/4، فصل ما یحل اکلہ ومالا یحل اکلہ، المکتب الاسلامیۃ۔ الریاض۔

[13] :البجیرمی، سلیمان بن محمد بن عمر، تحفۃ الحبیب علی شرح الحبیب: 213/5، کتاب الحدود، دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت، طبع، 1417ھ۔1996م۔ابوزکریا النووی، محی الدین یحیی بن شرف، مجموع شرح المہذب: 33/9، کتاب الاطعمۃ، طبع نامعلوم۔

[14] :ابوعبداللہ الشیبانی، احمد بن حنبل، مسند: 97/2، رقم، 5723، باب مسند عمر بن الخطاب۔

[15] :ابوالحسن الماوردی، علی بن محمد، الحاوی الکبیر: 15، 65، باب: لو اصاب ظبیاً مقرطاً، دار الکتب العلمیۃ۔ بیروت، طبع، 1414ھ۔

[16] :احبار1: 13۔16، 19۔

[17] : استثناء14: 11۔20۔

[18] : سورۃالاعراف:7/ 157۔

[19] : القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم:60/6،رقم،5103، باب تَحْرِیمِ أَكْلِ كُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِی مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ۔دارالآفاق الجدیدۃ۔بیروت

[20] : بخاری، صحیح: 563/1رقم،1713 باب مایقتل المحرم من الدّوابّ۔دارالشعب۔القاہرہ، طبع،1407ھ۔1987م۔

[21] : ابوعبداللہ الشیبانی،احمد بن حنبل، مسند:78/1،رقم،578، باب مسند علی بن طالب، مؤسسۃ قرطبہ۔القاہرہ۔

[22] : بخاری، جامع الصحیح:رقم،5093، باب: لحم الدجاج۔

[23] : ابوداؤد السجستانی، سلیمان بن الاشعث، سنن:487/4،رقم،5103، باب: ماجاء فی الدیک والبہائم۔دارالکتاب العربی۔بیروت۔

[24] :کتاب مقدس: احبار1: 20۔26۔

[25] :کتاب مقدس: احبار1: 29۔32۔

[26] :کتاب مقدس: احبار1: 41۔44۔

[27] : ابوعبداللہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجۃ:431/4،رقم،3314، باب: الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ۔مکتبہ ابی المعاطی، بیروت۔

[28] :سورۃالاعراف:7/ 157۔